إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۶۸	مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

الفضل ایک ہزار مساجد میں!

پیر منظور محمد صاحب کا عطیہ پچاس روپے نقد!

پچھلے پرچہ میں یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ احباب اپنے اپنے شہر و گاؤں کی مساجد کی فہرست تیار کر کے بھجوا دیں۔ اور حسب مقدرت کم از کم تین تین ماہ کے لئے ان مساجد کے ملاں صاحبان یا اور کسی طالب حق کے نام اخبار الفضل مفت جاری کرا کے ماہ رمضان میں ثواب حاصل کریں۔

الحمد للہ کہ یہ تحریک مقبول ہو رہی ہے۔ مکرمی پیر منظور محمد صاحب نے سب سے پہلے پچاس روپے اس فنڈ میں عطاء فرمائے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس تحریک میں خود بھی حصہ لیں گے۔ اور اپنے احباء و اقرباء کو اس میں شامل کر کے جو رقم جمع ہو بھجوا دیں گے۔ اور مساجد کے مکمل پتوں (مقام ضلع ڈاکخانہ) کی فہرستیں جلد پہنچا دیں گے تا کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جائے فہرستیں مکمل ہوں۔ اور ان میں سے جتنوں کے نام اخبار آپ جاری کرا سکتے ہوں اتنی تعداد سے اطلاع دیدیں۔ اور یہ بھی بتا دیں کہ حسب فی اخبار کے حساب سے رقم کس تاریخ تک بھجوا دیں گے۔

(مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ ۲۴ فروری کے خطبہ جمعہ میں حضور نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رمضان شریف کے مبارک ایام میں درود بھیجنے پر خاص زور دیا۔

مفتی محمد صادق صاحب سلسلہ کی بعض خدمات کی سرانجام دہی کے لئے ۲۱ فروری کو انبالہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور وہاں سے لاہور اور پٹھانکوٹ جائیں گے۔

۲۰ جون کے جلسہ میں تقریریں کرنے والے دوستوں کی تعداد ۵۲ تک پہنچ چکی ہے۔ احباب مزید کوشش فرمائیں۔

ایسے احباب اپنی درخواستیں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجا کریں۔ دوسرے دفاتر میں خطوط جانے سے جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔

اعلانِ نظارت دعوۃ و تبلیغ

تقرر سکرٹریان تبلیغ

دو تین دفعہ احمدیہ گزٹ اور اخبار الفضل میں اعلان کرنے کے باوجود تمام جماعتوں میں اس وقت تک سکرٹری تبلیغ مقرر نہیں ہوئے۔ یا اگر ہوئے ہیں۔ تو دفتر میں اس امر کی اطلاع تا حال موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ تمام وہ جماعتیں جن کے نام مندرجہ ذیل فہرست میں نہیں ہیں سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے اطلاع دیں۔ اس وقت تک صرف مندرجہ ذیل جماعتوں میں ہی سکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے ہیں:

امرتسر۔ دوجووال۔ محلانوالہ (ضلع امرتسر) سرا انبالہ بنگہ۔ کریام۔ نکودر۔ لنگڑوپہ (ضلع جالندھر) حصار۔ دہلی۔ چک ۱۱۶ جنوبی۔ چک ۳۳ جنوبی۔ اوجلہ۔ بھیرہ۔ خوشاب میانی وگھوگھیاٹ (ضلع شاہ پور) قلعہ صوبا سنگھ۔ گھٹیالیاں ڈیریانوالہ۔ کوٹ باجوہ۔ سیالکوٹ شہر۔ بھیرو (ضلع سیالکوٹ) شیخوپورہ۔ کرمیورہ۔ بھینی۔ ننکانہ صاحب۔ بھوئیوال شاہدرہ (ضلع شیخوپورہ) شملہ۔ فیروزپور۔ جھنڈو۔ (ضلع کیمل پور) دھرم سالہ بانن گنگا (ضلع کانگڑہ) گوجرانوالہ۔ نزگرہی۔ حافظ آباد۔ پنڈی بھٹیاں۔ پریم کوٹ (ضلع گوجرانوالہ) گھیر۔ گجرات۔ کھاریاں جلال پور جٹاں۔ تہال۔ فتحپور۔ (ضلع گجرات) بکیوال۔ تیجہ کلاں دھرم کوٹ رندھاوا۔ وڈالہ بانگر۔ ڈیرہ نانک (ضلع گورداسپور) سوہنو وال۔ ضلع لاہور۔ گوکھووال چک ۲۷۷ ۔ دھنی دیو۔ کتھووالی چک ۲۱۳ ۔ لائل پور (ضلع لائل پور) ماچھی واڑہ رائیکوٹ (ضلع لدھیانہ) محمود آباد۔ کبیر والہ۔ ملتان (ضلع ملتان) پاکپتن منٹگمری (ضلع منٹگمری) متھیانہ۔ کیلگانہ۔ کالا گوجراں۔ میرٹھ (ضلع ہوشیارپور) بنوں۔ لنڈی کوتل۔ کوہاٹ۔ مانسہرہ۔ پشاور (ضلع پشاور) ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ کوہاٹ۔ ایبٹ آباد۔ حصاری (ضلع ہزارہ) بہاول نگر (ریاست بہاول پور) سنگرور (ریاست جیند) سامانہ پٹیالہ (ریاست پٹیالہ) رہتال۔ جموں (ریاست کشمیر) الہ آباد۔ آگرہ۔ چندوسی۔ علیگڑھ۔ سہارنپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ۔ (یو۔پی) مونگھیر۔ (علاقہ بہار اڑیسہ) پیرینگ۔ شاہ۔ برہمن بڑیہ۔ (بنگال) میمیو (برما) سکندر آباد (جنوبی ہندوستان) بغداد (علاقہ ایران)

فتح محمد سیال
ناظر دعوۃ و تبلیغ
۱۷ فروری ۱۹۲۸ء

ریزرو فنڈ

"چندہ ریزرو فنڈ" کے متعلق واضح طور پر احباب کرام کو اطلاع کی جا چکی ہے۔ کہ اس وقت اس چندے کی ازحد ضرورت ہے۔ اس لئے وہ دوست جنہوں نے جلسہ سالانہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سامنے "ریزرو فنڈ" کے لئے وعدے کئے تھے۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ اپنے وعدے کے ایفاء کے لئے پوری کوشش اور سعی سے چندہ جمع کر کے ارسال فرما دیں۔ کیونکہ کام مسلمانوں کی بہبودی اور بہتری کے لئے "ریزرو فنڈ" کے چندے کی ضرورت سخت ہے۔ فوری طور پر محسوس ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ کہیں قلت روپیہ کے باعث کام کو نقصان نہ پہنچے۔ ضرورت ہے۔ کہ احباب کرام اپنے اپنے وعدے کی کم از کم نصف رقم مارچ کے پہلے عشرہ تک داخل خزانہ بیت المال کر دیں۔

یہ بات احباب کے نوٹس میں لائی جا چکی ہے۔ کہ "ریزرو فنڈ" کے چندے کے لئے مطبوعہ رسیدات دفتر بیت المال سے بھیجی جاتی ہیں۔ جن احباب کے پاس رسیدات نہ ہوں۔ یا ختم ہو چکی ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ براہ راست دفتر ناظر بیت المال سے رسیدات طلب کریں۔ چونکہ رسیدات دو قسم کی ہیں (۱) "نوٹوں والی رسیدات" دستخط شدہ۔ اور (۲) "رسید چندہ ریزرو فنڈ پچیس لاکھ صیغہ ترقی اسلام قادیان" ان میں سے جس قسم کی رسیدات مطلوب ہوں۔ ان کی تصریح کر کے طلب کریں۔

اگر کوئی صاحب اپنے مطالبہ میں تصریح نہ کریں گے۔ تو دفتر بیت المال دوسری قسم کی رسید بک ارسال کریگا۔

یہ بھی احباب کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ وعدہ کنندگان نے ایک اپنی طرف سے اس مد کے لئے چندہ کا وعدہ کیا تھا۔ اور دوسرا وعدہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے۔ پس رقم ارسال کرتے وقت کوپن پر یا پیچھے یہ تشریح ہو۔ کہ یہ رقم آیا ان کی اپنی طرف سے ہے۔ یا حضرت کے وعدے میں۔ نیز عہدہ داران کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ رقم ارسال کرتے وقت جن جن احباب نے "ریزرو فنڈ" کا چندہ ان کو جمع کرایا ہے۔ ان سب کے نام معہ رقم کے لکھیں۔ کیونکہ بیت المال میں اس فنڈ کے کھاتے الگ الگ وعدہ کنندگان احباب کے نام پر ان کے وعدوں کے مطابق کھولے گئے ہیں۔

قائم مقام ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

ایبٹ آباد میں درس

حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت درس قرآن شریف درس حدیث اور درس کتب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایبٹ آباد میں شروع کر دیا گیا ہے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

پٹی میں درس

جماعت احمدیہ پٹی میں حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی درس قرآن شریف شروع کر دیا گیا ہے۔ فتح محمد احمدی

متھیانہ میں درس

خاکسار نے درس قرآن شریف ہفتہ میں ایک بار اور ایک بار حضرت صاحب کی کتابوں کا شروع کر دیا ہے۔ اور ایک بار مستورات میں بھی درس دیا جاتا ہے۔

خاکسار فتح محمد انجمن احمدیہ متھیانہ ضلع ہوشیارپور

اعلان برائے ممبران خدام الاسلام

احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ پیشگی کر دیا گیا ہے۔ جو احباب ممبر بننا چاہیں۔ وہ یہ رقم ارسال فرمائیں۔ ہر ماہ دس ٹریکٹ ان کی خدمت میں پہنچتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ جو دوست پہلے سے ممبر ہیں۔ وہ بھی اس قاعدہ کی پابندی فرما دیں۔

خاکسار سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

درخواست دعا

میرے خسر منشی محمد رحیم الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت پرانے مخلص صحابی ہیں۔ کچھ عرصہ سے بخار اور کھانسی کی شدید شکایت ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان

۲۔ میرا لڑکا محمد اشرف خاں دو دفعہ امتحان ایف ایس۔ سی میں فیل ہو چکا ہے۔ امسال بھی امتحان میں شامل ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد القادر از فیض الحد حکیم

۳۔ عاجز کا امتحان مڈل کولیشن ۲۸ مارچ کو ہوگا۔ بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے دعا کی استدعا ہے۔

عاجز نذیر احمد احمدی متعلم جماعت نہم جڑانوالہ

۴۔ میرے والد صاحب بعارضہ دمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو تو عنایت فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔ کرم الٰہی سیٹھی ... غلام نبی سیٹھی

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء

مسلمان بچوں کی تعلیم میں علماء کی روکاوٹیں

علماء کے ایک طبقہ نے مسلمانوں کو ہر رنگ میں جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ اس قدر کسی بڑے سے بڑے دشمن نے بھی نہ پہونچایا ہوگا۔ یہ علماء ہی تھے۔ جنہوں نے اس وقت جبکہ انگریزی تعلیم ہندوستان میں شروع ہوئی۔ مسلمانوں کے لئے اس کا سیکھنا حرام قرار دے دیا اور اس طرح مسلمان مروجہ تعلیم میں دوسری تمام اقوام سے پیچھے رہ گئے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ آج مسلمان کسی شعبۂ زندگی میں بھی ہمسایہ اقوام کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ سرکاری ملازمتوں میں ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ صنعت و حرفت میں ان کی جگہ نہیں۔ تجارت میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ مسلمانوں کی اس پس افتادگی اور درماندگی پر غیروں کو بھی رحم آ رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ طبقہ علماء کے پتھر دل ابھی تک نرم نہیں ہوئے۔ اور ان میں مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے کچھ احساس نہیں پیدا ہوا۔ وہ اب بھی اسی طرح مسلمانوں کو تعلیم سے محروم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس طرح پہلے کرتے رہے ہیں۔ اور وہ اب بھی جبکہ دوسری اقوام تعلیمی میدان میں بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور روز بروز ایسے طریق اختیار کر رہی ہیں۔ کہ ان کا کوئی فرد تعلیم سے محروم نہ رہے۔ یہی چاہتے ہیں۔ کہ تعلیم حاصل کرنے کے راستہ میں مسلمانوں کے لئے روکاوٹیں پیدا کریں۔ چنانچہ دہلی کا اخبار منادی (۲۷۔ جنوری) رقمطراز ہے:۔

"دہلی کے علماء نے آج کل جبری تعلیم کے خلاف ایک فتوےٰ شائع کیا ہے۔ علماء کو تشویش اس بات سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ مسلمان بچے قرآن مجید کی تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب وہ ۶ برس کی عمر سے سرکاری مدرسوں میں جبراً داخل ہوں گے۔ تو قرآن مجید پڑھنے کا وقت نہ ملے گا۔ اور رفتہ رفتہ مکاتب قرآن بند ہو جائیں گے"

جبری تعلیم کے خلاف علماء کی یہ تشویش مسلمان بچوں کو مروجہ تعلیم سے محروم رکھنے کے لئے محض بہانہ ہے۔ ورنہ اگر ان کی یہ خواہش ہو کہ مسلمان بچے قرآن مجید پڑھ سکیں۔ تو انہیں جبری تعلیم کی مخالفت کرنے کی بجائے اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ کہ مسلمان بچوں کی تعلیم میں قرآن مجید کا پڑھنا بھی رکھا جائے۔ اور ان کے لئے دینی تعلیم ضروری قرار دی جائے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جسے محکمہ تعلیم کے لئے منظور کرنا ناممکن ہوتا۔ لیکن اس پہلو کو چھوڑ کر جبری تعلیم کے خلاف علماء کا فتوےٰ دے دینا نہایت ہی کوتہ اندیشی اور اسلامی شریعت کے ساتھ تمسخر بازی ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس نے مرد و عورت کے لئے علم حاصل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور حصول علم کی سخت تاکید کی ہے۔ لیکن افسوس۔ آج وہی لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کے عمود اور مسلمانوں کے راہنما قرار دیتے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمان بچوں کے لئے تعلیم لازمی نہ قرار دی جائے۔ اور پھر ستم ظریفی دیکھئے۔ کہ اس کے متعلق فتوے شائع کر رہے ہیں:۔

بات دراصل یہ ہے۔ انہیں اس بات کی تشویش نہیں ہے۔ کہ تعلیم کے لازمی ہو جانے پر مسلمان بچے قرآن شریف نہ پڑھ سکیں گے بلکہ اصل فکر اپنی روزی کی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر بچے چھوٹی عمر میں ہی سکولوں میں داخل کر دئے گئے۔ تو ان کا ذریعہ معاش جاتا رہے گا اور انہیں مسلمان بچوں کی عمریں ضائع کر کے اپنے پیٹ پالنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

اب یہ لوگ بچوں کو سالہا سال اپنی شاگردی میں رکھ کر جس طرح ان کی زندگیاں برباد کرتے اور ان میں رذیلانہ عادات و خصائل پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ ہر وہ شخص جسے کبھی ان علماء کے جاری کردہ مکتبوں کے طالب علموں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ علما چاہتے ہیں۔ کہ ہمیشہ مسلمان بچوں کے ساتھ یہی سلوک کرتے رہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کی نئی پود کو ازکار رفتہ بنا کر ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرائے رکھیں۔ لیکن زمانہ مسلمانوں کو جو سبق دے رہا ہے۔ اور دوسری اقوام جس طرح ترقی کے میدان میں گامزن ہو رہی ہیں اس سے مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اور امید ہے۔ وہ اپنی اولاد کو علما کا تختہ مشق بننے کے لئے ان کے حوالے نہیں کریں گے۔ بلکہ لازمی تعلیم کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کریں گے۔ تاکہ مسلمانوں میں بھی تعلیم پھیلے۔ اور وہ دوسری اقوام سے اتنے پیچھے نہ رہ جائیں۔ کہ صفحہ ہندوستان پر نظر ہی نہ آسکیں۔

اس موقعہ پر ہم ان علماء سے بھی مؤدبانہ گذارش کریں گے۔ جو لازمی تعلیم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف فتوے شائع کر رہے ہیں۔ کہ وہ خدارا مسلمانوں پر رحم فرمائیں۔ انہیں تعلیم سے محروم رکھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ تحریک کریں۔ کہ ہر مسلمان اپنی اولاد کو زیور علم سے مزین کرے۔ علماء اپنے لئے کوئی اور باعزت ذریعۂ معاش اختیار کر لیں۔ وہ خدا جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انہیں بھوکوں نہیں مرنے دے گا۔ لیکن اگر وہ مسلمانوں کی اولاد کو تباہ و برباد کر کے اپنا پیٹ بھرنے سے باز نہ رہے۔ تو وہ وقت آئیگا اور یقیناً آئیگا۔ جب مسلمان نوجوانوں کو یہ محسوس ہو گا۔ کہ علماء کہلانے والوں نے مروجہ تعلیم سے محروم رکھ کر ان کی ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ اور وہ ان کے دوسرے بھائیوں کے راستہ میں اسی طرح روڑے اٹکانے میں مصروف ہیں۔ تو اس وقت سخت غیظ و غضب سے بھر کر ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ان علماء کی وہی حالت ہوگی۔ جو ٹرکی میں علماء کی ہو چکی ہے۔

پس قبل اس کے کہ ایسا افسوسناک وقت آئے۔ علماء کو سنبھل جانا چاہیئے۔ اور اس وقت تک مسلمان بچوں کے متعلق ان سے جس قدر کوتاہیاں سرزد ہو چکی ہیں۔ ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ بچوں کو مروجہ تعلیم حاصل کرنے میں پوری مدد دیں۔ اور اگر کوئی مدد نہیں دے سکتے۔ تو کم از کم خاموش رہیں۔ فتوے بازی سے ان کے راستہ میں روکاوٹیں نہ پیدا کریں۔

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ سب علماء ایک جیسے نہیں ہیں بعض جنہیں ضروریات زمانہ کا احساس اور حالات زمانہ پر عبور ہے وہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا لازمی ہونا نہایت مفید اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم ایسے اصحاب کو قابل تعریف سمجھتے۔ اور مسلمانوں کا خیر خواہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ کہ وہ دوسرے علماء کو بھی اپنے ہم خیال بنانے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائیں۔ تو نہ صرف مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت سرانجام دینے کا اجر ان کے حق میں لکھا جائیگا۔ بلکہ وہ اپنے طبقہ، علماء کو بھی بہت بڑے خطرہ سے بچانے کا کریڈٹ حاصل کر سکیں گے

اسمبلی میں سائمن کمیشن کے متعلق قرارداد

اگرچہ اسمبلی میں لالہ لاجپت رائے کی وہ قرارداد جو سائمن کمیشن پر عدم اعتماد کے اظہار کے متعلق تھی۔ نہایت قلیل اکثریت سے پاس ہو گئی ہے۔ لیکن بحیثیت مسلمان ہمارے لئے یہ بات باعث خوشی ہے۔ کہ صوبہ پنجاب اور بنگال کے منتخب شدہ ۱۲ ارکان اسمبلی میں سے صرف پنجاب کے ایک ممبر نے اس قرارداد کے حق میں رائے دی۔ اور گیارہ ارکان نے اس کی مخالفت کی۔ چونکہ صوبہ بنگال اور پنجاب ہی ایسے صوبے ہیں جہاں مسلمانوں کو اپنی تعداد

کے لحاظ سے تھوڑی بہت اکثریت حاصل ہے۔ اس لئے سائمن کمیشن کے متعلق مسلمانان ہند کی روش کا اندازہ ان دونوں صوبوں کے ارکان اسمبلی کے رویہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے نہایت جرأت اور دلیری سے قرار داد کے خلاف رائے دی۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر ان دونوں صوبوں کے مسلمان دیگر صوبوں کے مسلمانوں کو کمیشن کی ضرورت اور اہمیت کا احساس کرانے کی سرگرم جدوجہد کریں۔ تو وہ اپنے منتخب کردہ ارکان اسمبلی کے طرز عمل سے متاثر ہونے کی بجائے وہی راہ اختیار کریں گے جو مسلمانوں کو اختیار کرنی چاہیئے۔ پس سائمن کمیشن سے تعاون کے حامی ارکان اسمبلی کو عدم اعتماد کی قرار داد کے پاس ہو جانے کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اہل ملک کو کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔

کرنل گڈنی نے اسمبلی میں مخالفین کمیشن کو یہ کھلا چیلنج دیا۔ کہ :-

"جن راہنماؤں نے سر جان سائمن کی پیشکش کو حقارت سے ٹھکرا دیا ہے۔ وہ اپنے پیرو نہیں رکھتے۔ آپ نے کہا کہ سٹر سرینواس آئنگر کی کانگریس کن لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ صرف مدراس کے گرد و نواح کے جمع کئے ہوئے اشخاص کی۔ مسٹر جناح اسلامی صوبوں کے نمائندہ نہیں۔ اچھوتوں کا نمائندہ کون ہے۔ میں کہتا ہوں۔ آپ تو بیس لاکھ اشخاص کے نمائندہ بھی نہیں۔ اور آپ میں بعض ایسے راہنما ہیں۔ جن کا پیرو کوئی نہیں"۔

اس چیلنج کا جواب دینے کی کسی مخالف نے جرأت نہ کی۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کا جواب ان کے پاس ہے ہی نہیں اس حالت میں حامیان تعاون کے لئے اہل ملک کو تعاون کے لئے آمادہ اور تیار کرنا بہت آسان کام ہے۔ انہیں اس کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

کمیشن کے متعلق لارڈ برکن ہیڈ کی تشریحات

انہی گھڑیوں میں جبکہ اسمبلی میں سائمن کمیشن کے خلاف قرار داد پر بحث ہو رہی تھی۔ لارڈ برکن ہیڈ وزیر ہند نے ولایت میں کمیشن کے متعلق تقریر کرتے ہوئے جو کچھ بیان کیا۔ اس قابل ہے۔ کہ اہل ہند ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ اور انتہا پسند لوگ ان کو جس طرف لے جا رہے ہیں۔ اس کے خطرات اور نقصانات سے آگاہ ہوں۔

لارڈ برکن ہیڈ نے کہا :-

"جو لوگ اپنی ذات اور ہندوستان کو اس خیال کے ساتھ دھوکہ دے رہے ہیں۔ کہ وہ کمیشن کا مقاطعہ کر کے اس کو اس کے مقصد کے حصول میں ناکام و نامراد بنا سکتے ہیں۔ وہ ایک خیالی دنیا میں آباد ہیں۔ ہم نے ہر ممکن ذریعہ سے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ہم مختلف مجالس وضع قوانین کی مقرر کردہ کمیٹیوں کی وساطت سے ہندوستانیوں کے خیالات سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے بخوشی تیار ہیں۔ لیکن اگر ہمیں اس اعانت سے محروم رکھا گیا۔ تو کیا کوئی حقیقتاً خیال کر سکتا ہے۔ کہ اس طرح کمیشن اپنی سرگرمیوں کو ترک کر دے گا۔ یا اپنا کام کرنے سے انکار کر دیگا حقیقت حال اس کے برعکس ہے۔ میں ان واضح ترین الفاظ میں جن کو استعمال کرنے کی قابلیت رکھتا ہوں۔ یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ کمیشن اپنے کام کو ضرور پایہ تکمیل تک پہونچائیگا خواہ مجالس وضع قوانین اس کی اعانت کریں یا نہ کریں"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کمیشن بہر حال اپنا کام کرے گا۔ اور اس سے قطع تعلق کرنا اپنے لئے ہی نقصان کا موجب ہوگا۔

کمیشن سے تعاون کرنے والے

لارڈ برکن ہیڈ نے جہاں یہ بیان کیا کہ کمیشن ہر حال میں اپنا کام کرے گا۔ وہاں یہ بھی ذکر کیا۔ کہ

"لاکھوں مسلمان۔ لاکھوں اچھوت اور اینگلو انڈین فرقہ کمیشن کے روبرو اپنا معاملہ پیش کرے گا۔ اگر سیاست دانوں کی ایک منظم جماعت جو ہندوستان کا ایک نہایت قلیل عنصر ہے کمیشن کا مقاطعہ کر کے اس سے علیحدہ رہے۔ تو بھی کمیشن اپنا کام ختم کر دیگا"۔

اس بیان سے اتنا تو ظاہر ہو۔ کہ گورنمنٹ کو معلوم ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ کمیشن سے تعاون کرے گا۔ لیکن کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تمام مسلمانان ہند بحیثیت قوم کمیشن کو خوش آمدید کہیں۔ اگر کچھ ضدی لوگ اس میں شامل نہ ہوں۔ تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ البتہ اس بات کی اجازت نہ دی جائے۔ کہ ناواقف لوگوں کو وہ کمیشن سے برگشتہ کر سکیں۔

قتل مرتد اور "زمیندار"

مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے اخبار "زمیندار" میں "قتل مرتد" کے متعلق ایک طویل سلسلہ مضامین شائع کیا تھا جس میں بخیال خود یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ قرآن کریم اور احادیث میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ مگر وہ وقت گذر گیا۔ اب لارڈ ہیڈلے کو اسلام سے متنفر کرنے کے لئے جب آریوں نے ان سے اس قسم کے سوال کئے۔ کہ اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مذہب بدلنے والے کے لئے قتل کی سزا قرار دیتا ہے۔ تو "زمیندار" کو محسوس ہوا کہ اس نے "مرتد کی کم از کم سزا قتل" اسلام کی طرف منسوب کرنے میں کتنی بڑی غلطی کا ارتکاب کیا تھا۔ چنانچہ ۱۹ ر فروری کے "زمیندار" میں "احقاق حق" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں صاف طور پر اعتراف کر لیا گیا ہے۔ کہ

"اس دین کی اصل محکم جس کا نام اسلام ہے۔ قرآن ہے قرآن شریف ہی کے ذریعے سے یہ دین کمال کو پہونچا۔ اور نعمت پوری ہو چکی۔ اس قرآن حکیم میں مجرم ارتداد کی کوئی جسمانی سزا نہیں بتائی گئی"۔

شکر ہے "زمیندار" کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی۔

قلیل اکثریت سے پاس شدہ قرارداد

سر جان سائمن صدر کمیشن سے قرار داد عدم اعتماد کے متعلق اخبارات کے نمائندوں نے جب ملاقات کی۔ تو انہوں نے کہا :-

"میں اسے افسوسناک مصیبت سمجھتا ہوں۔ کہ اسمبلی قلیل اکثریت سے ہماری تجاویز اتحاد کو اختیار کرنے میں ناکام رہی۔ مگر چہ آرا کی زیادتی سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ تمام ہندوستان نے ہمیشہ کے لئے عدم اعتماد کا فیصلہ کر لیا ہے ہم لوگوں میں صبر و تحمل اور استقلال کا کافی مادہ موجود ہے اور ہماری بڑی آرزو ہے۔ کہ ہندوستان کی امداد کرنے میں حتے الامکان کوشش کریں"۔

فی الواقعہ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ نہایت قلیل اکثریت سے پاس ہونے والی قرار داد سارے ہندوستان یا اہل ہند کے کثیر حصہ کی طرف سے نہیں سمجھی جا سکتی۔ لالہ لاجپت رائے ارکان اسمبلی کے ایک حصہ کو اپنا ہم خیال بنانے میں تو کامیاب ہو گئے۔ اور اس طرح ان کی تجویز پاس ہو گئی۔ لیکن وہ لاہور کے ہندو مسلمانوں کو باوجود ایک عرصہ تک سکھانے پڑھانے کے اس بات پر آمادہ نہ کر سکے۔ کہ وہ ۳ ر فروری کو ہڑتال کر کے کمیشن کی مخالفت کا ثبوت دیں۔ پس اسمبلی میں قرار داد کے پاس ہو جانے سے قطعاً یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ اہل ہند اس کے ساتھ متفق ہیں۔ نہ صرف مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ بلکہ ہندو بھی کثیر تعداد میں کمیشن سے تعاون کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ہندو سبھا کے مختلف مقامات کے جلسوں سے ثابت ہے۔

شادی کے منتروں کے ارتھ

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ اپنی ریاست کے قانون شادی میں یہ ترمیم کرنے والے ہیں کہ "بیاہ کرنے والے پروہتوں کے لئے یہ لازمی ہو جائے۔ کہ وہ بیاہ کے منتروں کا درست ارتھ بھی فریقین کو سمجھایا کریں۔

مکتوب امام

چند سوالات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک صاحب کو ان کے چند سوالات کے حسب ذیل جواب لکھائے۔

سوال اول:۔ تقدیس کے کیا معنی ہیں؟

جواب:۔ تقدیس کے معنی یہ ہیں کہ تمام کمالات الوہیت کو خدا کی طرف منسوب کرنا۔ ایمان لانا۔ اظہار کرنا۔ اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنا۔

سوال دوم:۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک شخص کو تو بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اور دوسرے کو فقیر۔ حالانکہ وہ کسی کی رو رعایت نہیں کرنے والا۔

جواب:۔ نہ اللہ تعالےٰ بادشاہ بناتا ہے۔ نہ فقیر۔ چونکہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی خرابیوں اور نیکیوں کے وارث ہوتے ہیں یا اُن سے متأثر ہوتے ہیں۔ اس لئے بادشاہ کا بیٹا بادشاہ ہو جاتا ہے۔ اور فقیر کا بیٹا عام طور پر فقیر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے استعداد اور قابلیت سب میں رکھی ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے۔ کہ کئی لوگ اس بادشاہت کو کھو دیتے ہیں۔ اور کئی فقیر سے بادشاہ ہو جاتے ہیں۔ نپولین اور نادر شاہ کیا معمولی حیثیت سے بادشاہ نہیں ہوئے۔ اسی طرح کیا بہت سے بادشاہ اپنی بادشاہتیں نہیں کھو بیٹھے۔ حال ہی کے واقعات میں سے ٹرکی کے تین بادشاہ۔ روس اور جرمنی کا بادشاہ میکسیکو کا میکس ملر بادشاہ۔ مصر کا عباس حلمی پاشا انہوں نے اپنی حکومتیں کھو دی ہیں۔ پس قابلیتیں سب میں موجود ہوتی ہیں۔ جو اپنی قابلیتوں سے کام لیتے ہیں۔ وہ اپنے بُرے ماحول کو بدل لیتے ہیں۔ اور جو اپنی قابلیتوں سے کام نہیں لیتے۔ وہ اپنے اچھے ماحول کو تباہ کر دیتے ہیں۔

سوال سوم:۔ اللہ تعالےٰ کیوں ایک شخص کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اور دوسرے کو بدصورت؟ کیوں ایک کو اچھا حافظہ دیتا ہے۔ اور دوسرے کو بُرا؟ کیوں ایک کو عقل رسا عطا فرماتا ہے۔ اور دوسرے کو ایسی عقل نہیں دی جاتی؟ اور کیوں ایک کو بہرہ و اندھا وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان اختلافات کی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ خدا تعالےٰ نے اچھی شکل کے قواعد اور اچھے حافظے کے لئے قواعد بنائے ہیں۔ اور ان قواعد کی نگہداشت کو ماں باپ کی طاقتوں۔ غذا۔ آب وہوا مقام۔ اپنے ذاتی اخلاق اور تعلیم و تربیت سے وابستہ کیا ہے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کے مقررہ قانون کی پابندی کرتا ہے۔ وہ ان چیزوں سے اچھا حصہ لیتا ہے۔ اور جو شخص ان سامانوں سے محروم ہوتا ہے۔ وہ ان سے حصہ اپنے حرمان کے مطابق لیتا ہے۔ ان سوالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے ذہن میں یہ بات داخل ہو چکی ہے۔ کہ روحیں خدائے تعالےٰ نے پیدا کر کے رکھی ہوئی ہیں۔ اور وہ انہیں دنیا میں تقسیم کرتا رہتا ہے۔ پس آپ حیران ہوتے ہیں کہ وہ ایک روح کو بادشاہ کر کے بھیجتا ہے۔ اور ایک کو فقیر اور ایک کو خوبصورت جسم میں بھیجتا ہے۔ اور ایک کو بدصورت جسم میں۔ لیکن یہ حقیقت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ روح باپ کے نطفے سے اور ماں کی رحمی طاقتوں کے تعاون سے پیدا ہوتی ہے۔ باہر سے نہیں آتی۔ پس جن حالات میں وہ پیدا ہوتی ہے۔ اُن سے وہ متاثر ہوتی ہے۔

سوال چہارم:۔ اگر یہ اختلافات اس دنیا کے اعمال کے نتائج نہیں۔ تو پھر ایک شخص اندھا کیوں پیدا ہوتا ہے؟

جواب:۔ دوسرے سوالات کے جواب میں اس سوال کا بھی جواب آ چکا ہے۔ ہمارا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ دنیا کی تکالیف اور دکھ شرعی اعمال کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ اسلام کے نزدیک یہ باتیں قانون قدرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور قانون قدرت۔ ارادہ یا عدم ارادہ اور علم یا عدم علم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور نہ اس کا تعلق صرف انسان کے ذاتی اعمال کے ساتھ ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے ماحول اور اپنے ماقبل اور اپنے مابعد سے بھی وابستہ ہوتا ہے۔ ایک شخص کے ماں باپ بُرے ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ نیک ہو تو ماں باپ کی بداعمالی کا اثر اس پر نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ سیاہ رنگ کے ہوں تو وہ اُن کے اثر کو ضرور قبول کرے گا۔ اسی طرح ماں اور باپ کی صحت کے اثر کو قبول کرے گا۔ اسی طرح تمام ان طبعی اثرات کو قبول کرے گا۔ جو قانونِ قدرت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک شخص اگر نماز پڑھتا ہے۔ اور اس کے محلے والے نماز نہیں پڑھتے تو ان کے نماز نہ پڑھنے کا عذاب اُس پر نہیں ہوگا۔ لیکن اگر محلے میں وبا پڑتی ہے۔ تو ان کے اثر سے یہ نہیں بچ سکتا۔ یا اس کے پڑوسی کے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔ تو اس کے اثر سے یہ محفوظ نہیں رہے گا۔ دنیا میں خدا تعالےٰ کے دو قانون جاری ہیں۔ ایک قانون شریعت ہے۔ جو انسان کے ارادے اور علم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور اس میں صرف اس کے ذاتی حالات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ایک قانون قدرت ہے۔ اس کے نتیجے ایک خاص قانون کے ماتحت نکلتے ہیں۔ اور وہ ورثے کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں اور صحت کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اور چونکہ ان میں بہت حد تک انسان مجبور اور معذور ہوتا ہے۔ اس لئے قانون قدرت کے نتیجے کے ساتھ عذاب الٰہی اور عتاب الٰہی کو وابستہ نہیں کیا گیا۔ عذاب الٰہی اور عتاب صرف قانون شریعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اندھا پن۔ بہرا پن۔ بیماریاں یہ عتاب الٰہی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ ایک شخص کے باپ یا ماں کی جسمانی حالت کا کچھ تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ایام حمل میں ہی اندھا ہو جاتا ہے۔ اور اندھا ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ سزا نہیں یہ طبعی نتیجہ ہے جس طرح کھانے سے انسان کا پیٹ بھر جائے گا۔ پانی نہ پینے سے پیاس لگے گی۔ پیاس لگنا یا سیر ہونا یہ طبعی نتائج ہیں۔ سزا یا انعام نہیں۔ اسی طرح پیدائشی اندھا ہونا یا لنگڑا ہونا یا لولا ہونا یہ پیدائشی طبعی نتائج ہیں۔ سزا نہیں ؛

والدین اور بیوی کے حقوق

ایک صاحب کو حضور نے ان کے خط کے جواب میں لکھایا:۔

بعض بیوی کے حقوق ہیں۔ جن کو والدین کی خاطر انسان قربان نہیں کر سکتا۔ یوں والدین کی ہر ایک بات ماننی چاہیئے۔ جب کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ بیوی کا یہ حق ہے۔ کہ وہ علیحدہ مکان اور علیحدہ گذارے کا مطالبہ کرے۔ سوائے اس کے کہ وہ اس مطالبہ کو چھوڑ دے۔ چونکہ یہ بھی خدا ہی کا حکم ہے۔ اس لئے اگر آپ کی بیوی یہ مطالبہ جاری رکھے۔ تو اس کی بات کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ اگر وہ سمجھانے سے صلح صفائی سے آپ کے ماں باپ کے ساتھ رہ سکے۔ تو والدین کی خدمت کا موقعہ ملے گا۔ اور اس طرح موجب ثواب ہوگا ؛

خاکسار

یوسف علی۔ بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری
خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کسب حلال اور مسلمان

جو مسلمان کام اور محنت کرنے سے جی چراتے ہیں وہ سنیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم الخ اس سے ظاہر ہے کہ کسب کرکے نہ خود بلکہ دوسروں کو بھی کھلائیں ؛

۲۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ما کسب الرجل کسبا اطیب من عمل یدہ (ابن ماجہ) کوئی کمائی آدمی کی اس کمائی سے بہتر نہیں ہے۔ جو وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کمائے۔

۳۔ اسود سے ہے۔ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا۔ آنحضرت صلعم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کان یکون فی مھنۃ اھلہ یعنی خدمۃ اھلہ (بخاری) کہ کام کاج سے اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ عروہ سے ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا حضرت صلعم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔ کہا اپنا کپڑا سیتے اور اپنا جوتا گانٹھتے ایک روائت میں ہے کہ اپنی بکری دوہتے۔ (شرح مشکوٰۃ)

۴۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین (مشکوٰۃ) کہ اپنے تئیں تن آسانی سے دور رکھو۔ اللہ کے بندے استراحت پسند نہیں ہوتے۔

۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظھرہ فیکف اللہ بھا وجھہ خیر لہ ان یسئل الناس (بخاری) کہ جو شخص اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لاکر بیچے اور اللہ تعالےٰ اس کی آبرو بچائے رکھے۔ تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ لوگوں سے سوال کرے۔

۶۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغمر بطنہ (بخاری) آپ خندق کے دن مٹی ڈھوتے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ گرد سے چھپ گیا۔

۷۔ آپ نے سلمانؓ سے فرمایا۔ تم اپنے تئیں مکاتبت کرواس کے صاحب نے کہا۔ تین سو درخت کھجور کے لگاؤ اور چالیس اوقیے سونا دو۔ آنحضرت صلعم نے یہ سب درخت اپنے ہاتھ مبارک سے لگا دئے ؛

۸۔ حضرت علی مرتضیٰ کام کی تلاش میں نکلے۔ اور ایک یہودی کے باغ پر آئے۔ فاستسقی لہ سبعۃ عشر دلوا کل دلو بتمرۃ۔ یعنی اس یہودی کے لئے ستر ڈول پانی کے کھینچے۔ ہر ایک ڈول ایک کھجور کے بدل۔ فجاء بھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابن ماجہ) وہ کھجوریں لیکر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۹۔ قراء کی نسبت آتا ہے۔ کانوا یحتطبون بالنھار ویصلون باللیل (بخاری) دن کو جنگل سے لکڑیاں لاکر گذارہ کرتے۔ اور رات اللہ تعالےٰ کی عبادت میں گذارتے۔

۱۰۔ ابی مسعود انصاری سے ہے۔ جب آنحضرت صلعم ہم کو صدقہ کا حکم دیتے۔ انطلق احدنا الی السوق فیحامل فیصیب المد (بخاری) بازار میں مزدوری پر بوجھ اٹھاتے۔

۱۱۔ ایک انصاری نے آنحضرت صلعم کے پاس آکر سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے اس نے کہا۔ ایک کملی ہے۔ جو اوپر نیچے کرلیتا ہوں۔ اور ایک پیالہ ہے پانی پینے کے لئے۔ فرمایا دونوں چیزیں لے آ وہ لے آیا۔ آپ نے دونوں کو ہاتھ میں لیکر فرمایا من یشتری ھذین۔ کون ان دونوں کو خریدتا ہے۔ ایک شخص نے کہا۔ میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درم دے کر۔ آپ نے دو یا تین دفعہ فرمایا۔ من یزید علی درھم کون زیادہ دیتا ہے۔ درہم سے اس پر ایک شخص نے کہا۔ میں دو درہم دیتا ہوں۔ آپ نے وہ دونوں درہم انصاری کو دے کر فرمایا ایک کا اناج لے کر گھر پہونچا دے۔ دوسرے سے کلہاڑی خرید لا۔ وہ خرید کر لایا۔ فشدّ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ۔ حضور نے اپنے ہاتھ سے اس کلہاڑی میں لکڑی کا دستہ خوب مضبوط ٹھونک دیا۔ اور فرمایا۔ اذھب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما۔ کہ جا لکڑیاں لاکر بیچ اور پندرہ دن تک میرے پاس نہ آنا۔ اس نے لکڑیاں لاکر بیچنی شروع کیں۔ پھر ایک دن آنحضرت صلعم کے پاس آیا۔ اس وقت اس کے پاس دس درم جمع ہوچکے تھے۔ اس نے کچھ درموں سے کپڑا خریدا اور کچھ سے اناج۔ آپ نے فرمایا۔ ھذا خیر لک من ان تجئی المسئلۃ نکتۃ فی وجھک یوم القیامۃ (ابوداؤد)

آنحضرت صلعم نے سائل کو جو اپنے ہاتھ مبارک سے دستہ ٹھونک کر دیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ آپؐ کی ہدایات کو ہاتھ میں مضبوط پکڑ کر کام شروع کریں۔ تاکہ اس میں برکت ہو۔ پندرہ دن کی مہلت صبر اور استقلال کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ یعنی کام کرنے میں کچھ دن فائدہ نظر نہ آئے۔ تو گھبرا کر کام نہ چھوڑ دیں جیسا کہ ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ لا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ (مشکوٰۃ) یعنی رزق کی تاخیر تم کو گناہوں میں نہ ڈالے۔ جیسا کہ بعض آدمیوں کو دیکھا گیا خوشی خوشی بڑے شوق سے ایک کام شروع کیا۔ جب چند دن تک فائدہ نہ ہوا۔ تو اس کو چھوڑ دیا۔

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ جب مروان کے زمانہ میں مدینہ کے حاکم تھے۔ لکڑیوں کا گٹھا بازار سے سر پر لاتے اور فرماتے اپنے امیر کے لئے راستہ چھوڑ دو۔ (اخلاق سلف)

۱۳:۔ حضرت عمر رضؓ فرماتے۔ کسب چھوڑ کر مسجد میں مت بیٹھو۔ اور کہو اے اللہ مجھے رزق دے۔ کیونکہ یہ خلاف سنت ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ آسمان سونا چاندی نہیں برساتا۔ (اخلاق سلف)

(۱۴) حضرت عیسیٰؑ ایک آدمی کے پاس سے گذرے پوچھا۔ تو کیا کرتا ہے۔ کہا میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ عیسیٰؑ نے کہا تیری پرورش کون کرتا ہے۔ کہا میرا بھائی۔ فرمایا وہ تجھ سے زیادہ عابد ہے ؛ (اخلاق سلف)

کرم داد۔ دوالمیال

آریوں کی پالیسی ناکام

بانی آریہ سماج اور پنڈت لیکھرام صاحب وغیرہ آریوں نے کمال ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے ہندو جاتی کے سامنے یہ عجیب نکشات پیش کیا تھا۔ کہ "ہندو" نام بہت مکروہ اور مسلمانوں کا رکھا ہوا ہے ایسے ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ کسی طرح لوگ لفظ "ہندو" سے بیزار ہو جائیں اور اپنا نام "آریہ" قرار دے لیں۔ تاکہ اور کچھ نہیں تو نام کی اکثریت ہی آریہ سماج کو حاصل ہو جائے۔ بعض لوگ اس کا شکار ہوگئے لیکن حقیقی طور پر یہ کوشش رائگاں اور بے اثر ثابت ہوئی۔

ایک وہ زمانہ تھا۔ جب "آریہ" اور "ہندو" بالکل متضاد مفہوم میں استعمال ہوتے تھے۔ اس پر مندرجہ ذیل دو عبارتیں شاہد ناطق ہیں۔

(۱) "اگر اس میں (تفسیر میں دھرم) کوئی شرمناک بات ہے۔ تو اس کے ذمہ دار ہندو لوگ ہیں۔ نہ کہ آریہ۔ کیونکہ یہی دھرم ہندو مذہب کا حامی ہے" (دیباچہ رگوید بھومکا صفحہ ۲۵)

(۲) "آریہ ورت کے لوگ عرصہ دراز کے رواج کے باعث ہندو کہلانے کے اس قدر عادی ہوگئے ہیں کہ اب انہیں یہ لفظ مذموم اور غیر ملک و زبان کا ہونے کے باعث قابل نفرت یا مکروہ معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے خلاف آریہ کے سے بزرگ۔ شریف اور پر فخر

عالمگیر امن

دنیا کی موجودہ حالت

فی زمانہ دنیا جنگوں اور فسادوں کا گھر بنی ہوئی ہے۔ ساری قوموں کے درمیان جنگ تو ایک زمانہ تھا۔ کہ ہر قوم اپنے اپنے ملک کی حدود کے اندر ہی اپنی ترقی کی تمام کوششوں کو محدود رکھتی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ دیگر اقوام کے ساتھ بیرونی تعلقات بہت محدود تھے۔ مگر آہستہ آہستہ قوموں کے بیرونی تعلقات بڑھتے چلے گئے حتے کہ یہ زمانہ آیا۔ جس میں ہم ہیں۔ جبکہ بوجہ سب ملکوں اور سب قوموں کے باہمی تعلقات بڑھ جانے کے ساری دنیا ایک شہر کی مانند ہوگئی۔ تعلقات مابین کی اس کثرت سے قومی ترقی کے لئے مقابلہ بڑھ گیا۔ پہلے ایک قوم اپنی ترقی و قیام زندگی کے لئے اگر صرف دو تین یا چار قوموں کا مقابلہ کر رہی تھی۔ تو اب یہ حالت ہے۔ کہ دنیا کی ہر قوم اپنے مقابلہ میں دنیا کی باقی ساری اقوام کو پاتی ہے۔ لہذا اپنے قیام کے لئے بمقابلہ زمانہ گزشتہ کے کہیں بڑھ چڑھ کر جد و جہد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف چھوٹے چھوٹے سمندر تھے۔ جن کے درمیان پہاڑوں کی بڑی بڑی دیواریں تھیں۔ ہر سمندر اپنے اپنے حلقہ میں سکون و امن کی حالت میں تھا۔ انقلاب آیا۔ اور تمام پہاڑ غائب ہو گئے۔ تمام بند جو کہ پانیوں کو روکے ہوئے تھے۔ ٹوٹ گئے۔ تمام پانی بندوں سے آزاد ہو کر ہر طرف زوروں کے ساتھ بڑھے۔ اور چاروں طرف سمندر ہی سمندر نظر آنے لگا۔ جو سکون کی حالت میں نہیں ہے بلکہ طوفان عظیم کی حالت میں ہے۔ جس میں پہاڑوں کی مانند اونچی موجیں اور لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ اور ایک شور عظیم برپا ہے۔ بعینہٖ یہی حالت اس وقت دنیا کی قوموں کی ہے۔ کلام الٰہی آج سے ۱۳۰۰ برس قبل اسی حالت کا نقشہ اس طرح کھینچ چکا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعض (قرآن کریم سورۃ کہف رکوع ۱۱) یعنی ایک روز دنیا کا یہ نقشہ ہوگا۔ کہ گویا ہم نے ساری قوموں کو حدود اور بندوں سے آزاد کر کے چھوڑ دیا ہوگا۔ اور ساری قوموں کا آپس میں مقابلہ عظیم ہوگا۔ ایک سمندر کے طوفان عظیم کی مانند کہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہر قوم عظیم الشان موجوں اور لہروں کی طرح اُٹھ رہی ہوگی۔

دنیا کا امن و سکون اُٹھ گیا ہے۔ جنگوں اور فسادوں کا طوفان برپا ہے۔ سمندر کی طوفانی لہروں کی طرح دنیا کے اندر ایک شور برپا ہے۔ یہ حالت انسانی قلب کو مضطرب کئے دیتی ہے۔ فطرت انسانی امن چاہتی ہے۔ اور صلح اور سلامتی کے پانی کے لئے دنیا تڑپ رہی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ صلح کس طریق سے ہو سکتی ہے اور دنیا میں امن کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔

اتحاد کا ذریعہ

غور کرنا چاہیئے۔ کہ دو شخصوں کے درمیان لڑائی تبھی ہوتی ہے جبکہ ان کو اکٹھا کرنے والی کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جس کے ساتھ دونوں کا یکساں تعلق ہو۔ دو بھائیوں کو آپس میں لڑائی سے محفوظ رکھنے والا اور ان کے اندر محبت قائم کرنے والا یہی امر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک باپ ہے جس کے ساتھ دونوں کا یکساں تعلق ہے۔ ایک ملک کے دو آدمیوں کو یہ خیال محبت کے ساتھ اکٹھا کر دیتا ہے۔ کہ ایک ملک ہے جس کے ساتھ دونوں کا تعلق ہے۔ اسی طرح دنیا کی قومیں بھی محبت و اتحاد کے ساتھ جمع ہو سکتی ہیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی ایسا امر ہو۔ یا کوئی ایسا وجود ہو۔ جس کے ساتھ ساری قوموں کا یکساں تعلق ہو۔ ایسا وجود ذات باریتعالےٰ کا وجود ہی ہو سکتا ہے۔ کہ ساری قومیں گوری اور کالی ادنےٰ اور اعلےٰ سب اسی کی مخلوق ہیں۔

مذہب امن قائم کرتا ہے

کہا جا سکتا ہے۔ کہ مذہب کیا امن قائم کرے گا۔ مذہب تو خود ہمیشہ امن کو مٹانے اور جنگوں کے پیدا کرنے اور قوموں کے درمیان تباغض بڑھانے کا باعث ہوتا رہا ہے۔ مگر یہ امر غلط ہے۔ مذہب ہمیشہ دنیا میں اسی وقت آیا ہے۔ جبکہ دنیا کے اندر پہلے ہی فساد قائم ہوتا ہے۔ اور فساد کو دور کرنے کے لئے جو شخص بھی کھڑا ہوگا۔ گو کہ اپنے خلوص نیت اور سچے اور مستقل کوششوں کی وجہ سے آخر کار وہ فساد کو دور کر لے اور امن کے قائم کرنے میں کامیاب ہو۔ مگر ضرور ہے۔ کہ شروع شروع میں فسادی لوگ اس کا بھی مقابلہ کر کے بظاہر یہ نقشہ دنیا کے سامنے رکھیں۔ کہ گویا وہ بھی فساد میں شامل ہے۔ یا اس کی دلی خیر خواہی کو نہ جانتے ہوئے اس کے مقابلہ میں یہاں تک کہہ گزریں۔ کہ یہی شخص تمام فساد کی جڑ ہے یہ اعتراض کہ مذہب کی طرف سے اصلاح کا مدعی بہت سے نئے خیالات اور نئے عقائد کے منوانے کی کوشش کیوں کرتا ہے۔ جو دیگر لوگوں کے خیالات کے مخالف ہونے کی وجہ سے ان کو مدعی مذکور کا مقابلہ کرنے اور اس طرح فساد کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ محض قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ فساد کبھی خود بخود پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض فاسد اور باطل خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور مصلح اصلاح پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ فساد پیدا کرنے والے باطل عقائد کو دور کر کے امن قائم کرنے والی صداقتیں پیش نہ کرے اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ صداقت کو پیش کرنا کبھی غلطی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور ناسمجھ لوگ پیش کردہ صداقت کو سمجھنے کی کوشش نہ کرتے ہوئے محض اس لئے کہ وہ صداقت ان کے گزشتہ خیالات کے مخالف ہے۔ اگر اس کی مخالفت کریں۔ تو اس فساد کا ذمہ وار مذہبی مصلح کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ بلکہ ناحق مقابلہ کرنے والے لوگ فساد کے حقیقی ذمہ دار ہوں گے۔ یہ حقیقت حال تو اس فساد کی ہے جو مذہبی مصلح کے وقت میں یا اس کے بعد اس کے سچے متبعین کے وقت میں مخالفین کی طرف سے پیدا کر کے مذہب کی طرف بیجا طور پر منسوب کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ فسادات بھی ناحق مذہب کے ذمہ لگائے جاتے ہیں۔ جو اس وقت جبکہ مذہبی مصلح کی حقیقی متابعت اٹھ جاتی ہے۔ مذہب کی طرف حقیقتاً نہیں۔ مگر محض اسماً منسوب ہونے والے ان لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ جو محض ذاتی یا مادی اور دنیاوی اغراض کے حصول کے لئے مذہب کی آڑ لے کر جنگ پیدا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ فساد بھی حقیقتاً مذہب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور حق یہ ہے۔ کہ ایک خدا اور ایک خالق پر ایمان اور یقین اُٹھ جانے سے ہی تمام فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک خالق اور ایک خدا پر یقین و ایمان ہونے سے ہی قوموں کے درمیان اور محبت اور امن قائم ہو سکتا ہے

امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے

مگر سوال یہ ہے۔ کہ دنیا کے موجودہ فسادات کو ذات باریتعالےٰ کے وجود کے ذریعے کیونکر دور کیا جا سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر ذات باری زندہ اور بالارادہ ہستی ہے۔ اور اگر وہ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اس کے بندے محبت سے رہیں۔ تو اگر وہ ازمنہ گزشتہ میں خود اپنی پر برکت اور پر شوکت اور پر شفقت اور پر تاثیر آواز کے ذریعے اپنے بندوں کو بلا کر ان میں امن اتحاد و صلح اور آشتی پیدا کرتا تھا۔ تو لازم ہے۔ کہ اب بھی وہ خود ہی اپنے مضطرب بندوں کی مدد کے لئے انتظام کرے۔ اور یہ ایک انسانی قلوب کے لئے خوشخبری اور امید دلانے والا امر واقعہ ہے کہ ذات باری تعالےٰ کا کلام ہمارے اس زمانے میں بھی نازل ہوا۔ جیسا کہ وہ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں نازل ہوا تھا۔ اور جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوا تھا۔ اب پھر جبکہ وہی ظلمت و فساد لوٹ آئے۔ تو اسلام کی روشنی احمدیت کی شکل میں ظاہر ہوئی۔

احمدیت کا ظہور

کہا جائے گا۔ کہ ہر مذہب ہی ذات باری تعالےٰ کو پیش کرتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ زندہ خدا کہاں نظر آتا ہے۔ بیشک خدا تعالےٰ کی صفات کے معجزانہ اظہار قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں تو ہر مذہب کے اندر پائے جاتے ہیں۔ مگر یہ سب باتیں گزشتہ زمانوں تک ہی محدود سمجھی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ دعوےٰ کرنا اور بات ہے، کہ خدا تھا اور خدا مردوں کو زندہ کرتا تھا۔ اور اپنے ماننے والوں کو غلبہ دیکر اپنی صفت عزیز کو ظاہر کرتا تھا۔ اور یہ کہ خدا اپنے بندوں سے محبت کا کلام کیا کرتا تھا۔ اور یہ اور بات ہے۔ کہ موجودہ زمانے میں بھی اس کی صفات متکلم محی الموتیٰ ہادی

حفیظ رحیم شدید العقاب کا معجزانہ اظہار ہوتا ہے دونوں امور میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ موخر الذکر امر ایک زندہ خدا کے سچ مچ چہرہ کو دنیا کے سامنے دکھا دیتا ہے۔ اسلام میں احمدیت کا ظہور خدا تعالےٰ کے تازہ کلام اور اس کی تمام صفات حسنہ کے تازہ بتازہ اور زندہ معجزانہ مشاہدات کا ظہور ہے۔ احمدیت دنیا کو پھر وہی خدا دکھانا چاہتی ہے۔ جو ساری قوموں کا رب ہے اور جس کو لوگ اپنے دل کی آنکھوں سے دنیا پوشیدہ کر کے بھلا بیٹھے تھے۔ اور بھلانے کے نتیجے میں فسادات کے طوفان میں پھنسے ہوئے تھے۔

تازہ نشانات

خدا تعالےٰ کی ساری صفات حسنہ کا علم کو تازہ نشانات کے ذریعے سے ظاہر کیا گیا۔ محی الموتیٰ کی صفت کے اظہار کے لئے ایک بڑی تعداد میں کئی قریب المرگ کالمیت بیماروں کی صحت یابی دعاؤں کے ذریعے وقوع پذیر ہوئی۔ اندریں حالات کہ تمام ظاہری ڈاکٹری تدابیر کا ان کے لئے خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور منکروں کو فاتوا الشفاء من مثلہ کا چیلنج دیا گیا۔ نیز لاکھوں کی تعداد میں مردہ دلوں کو ہدایت کی زندگی عطا کر کے خدا تعالےٰ کا سچا عاشق بنا دیا گیا۔ خالقیت الٰہی کے اظہار کے نئے نئے نمونے دکھائے گئے۔ جبکہ ایک کثیر گروہ کے ہاں اولاد کے نہ ہونے یا بکثرت ہونے کے متعلق خدا سے علم پا کر قبل از وقت اعلان کئے گئے۔ اور ایسا ہی ظہور میں آنے سے ثابت کیا گیا۔ کہ وہ بالارادہ خالق ہے جب چاہے خلق کرے اور جب چاہے۔ اسے روکے۔ انسان کی ظاہر بین آنکھ کے سامنے جو قوانین قدرت کام کر رہے ہیں۔ ان پر خدا کا مالکانہ تصرف ہونے کا بین ثبوت دیا گیا۔ جبکہ طاعون کے متعلق اعلان کیا گیا کہ کثرت سے پھیلے گی۔ مگر فلاں فلاں روحانی صفات والے اشخاص پر حملہ نہیں کرے گی۔ اور فلاں فلاں روحانی نقائص والے گروہ کو نقصان پہونچائے گی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ لاکھوں کی تعداد میں آئندہ ہونے والے واقعات کا علم (جو کہ تمام انسانی قیاسات سے بالا تھے) عالم الغیب خدا سے حاصل کر کے قبل از وقت ان کے وقوع کا اعلان کیا گیا۔ اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ زبان کی فصاحت و بلاغت آسمانی علوم حاصل کر کے اور خدا کی تائید کے ساتھ ایک تعداد کتابوں کی تصنیف کی گئی۔ اور فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دوبارہ کئی کئی ہزار روپیہ کا انعام مقرر کر کے چیلنج دیا گیا۔ جو آج تک بے جواب رہا۔ اور اس طرح سے علیم اور حکیم خدا کی ہستی کا ثبوت دیا گیا۔ لاکھوں گناہوں میں مبتلا انسانوں کو صالح بنا کر اور حیرت انگیز تبدیلی ان کی زندگیوں کے اندر پیدا کر کے خدا کی صفت ہادی کا معجزانہ ثبوت دیا گیا۔ غرض یہ کہ بے نقاب ہو کر دنیا کا محبوب خدا ظاہر ہوا۔ تا اس کی محبت کے ذریعے پھر تمام قومیں ایک ہو جائیں۔ جنگ کا نام و نشان مٹ جائے۔ اور پھر اس کی مخلوق میں امن و سلامتی قائم ہو۔

احمدیت کا مستقبل

احمدیت نہ صرف یہ کہ حقیقی امن اور سلامتی قائم کرنے والی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ بلکہ وہ ساتھ ہی اس بات کا وعدہ بھی رکھتی ہے۔ کہ وہ ضرور بتدریج اس تعلیم کو عملی طور پر ساری دنیا میں قائم کرنے اور واقعہ میں سب قوموں اور سب بادشاہتوں کے اندر اتحاد پیدا کر کے دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب ہوگی کیونکہ وہ خدا کی محبت بھری آواز ہے۔ اور خدا کی آواز کبھی رائگاں نہیں جا سکتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا (کہف رکوع ۱۱) یعنی جب ساری قومیں آپس میں لڑ رہی ہوں گی۔ اور فساد عظیم کا طوفان قائم ہوگا۔ اس وقت دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ایک بگل بجایا جائے گا۔ ایک آسمانی آواز آئے گی۔ اور اس کی تاثیر سے ہم پھر ساری قوموں کو امن اور سلامتی کے ساتھ جمع کر دیں گے۔

احمدیت دنیا کے کناروں تک

آسمانی بگل بجایا جا چکا ہے۔ اور آہستہ آہستہ مگر مستقل اور پختہ رنگ میں یہ آواز لوگوں کے دلوں تک پہونچ رہی ہے۔ کسی کے دل میں یہ شبہ نہ گذرے کہ اپنی ۴۸ سال کی عمر میں احمدیت نے کیا تغیر پیدا کیا۔ کیونکہ لکھا تھا کہ نمایاں اور مسیح کا نبی ہے قبل یہ آواز اپنے مخفی طور پر اٹھنے اور مخفی طور پر بتدریج اثرات پھیلانے میں چور (دیکھو نیا عہد نامہ کتاب متی باب ۲۴ آیت ۴۳) کے آہستہ اور مخفی اور چھپے چھپے آنے سے مشابہ ہوگی۔ احمدیت کی آواز مشرق کے ایک گمنام گوشہ سے اٹھی اور خدائی تاثیر کے ساتھ آہستہ آہستہ اپنی ۴۸ سالہ عمر میں پانچ لاکھ سے زائد انسانوں کو خدا کا سچا عابد و عاشق بنا چکی۔ آہستہ آہستہ اپنا گہرا اثر سعید فطرت لوگوں پر کرتی ہوئی نہ صرف ہندوستان کے ہر حصہ میں بلکہ برما۔ سیلون۔ سماٹرا۔ جاوا۔ چین۔ افغانستان۔ بخارا۔ ایران۔ روس۔ عرب مشرقی و مغربی افریقہ۔ مصر۔ جرمنی۔ فرانس۔ انگلینڈ اور امریکہ غرضیکہ دنیا کے کناروں تک پہونچ گئی۔ اور اپنے ماننے والوں کو آئندہ عالمگیر امن کے لئے تیار کر گئی۔ اور کرتی چلی جا رہی ہے۔

احمدیت قبول کرنے والے

احمدیت قبول کرنے والے تازہ آسمانی نشانات کا مشاہدہ کر کے اور خالق ارض و سماء کے تازہ ظہور کو دیکھ کر اپنے رب کے عشق و محبت سے معمور ہو کر اس کے تمام بندوں اور اس کی ساری مخلوق کے سچے خیر خواہ ہوئے۔ احمدیت قبول کرنے والے خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے پچھلے تمام سخت سے سخت اختلافات اور جھگڑوں کو بھلا کر آپس میں یوں ہو گئے۔ گویا ایک ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بھائی بلکہ ان سے بھی بڑھ کر۔ احمدیت قبول کرنے والوں کی نظر میں انسانیت کے حقوق کے لحاظ سے صفحہ ارض پر رہنے والے تمام انسان ایک ہوئے۔ گو وہ گورے ہوں کہ کالے۔ ادنیٰ ہوں۔ کہ اعلےٰ۔ کیونکہ وہ سب ایک ہی خالق کے ہاتھ سے نکلے ہوئے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے والے جملہ مذاہب کے بانیوں کو خدا کے برگزیدوں میں یقین کرتے ہوئے مذاہب مختلفہ کے درمیان غلط فہمیوں کی بنا پر منافرت کو ختم کرنے اور تمام جاہلانہ تعصبات کو مٹانے والے ہوئے۔ احمدی کی نظر میں مذہب ایک ہی ہوا۔ یعنی ہر زمانہ میں خدا کی آواز کی فرمانبرداری احمدی عبادت خانوں کے دروازے ہر قوم ہر پوزیشن ہر مذہب کے انسان کے لئے کھلے رکھے گئے۔ احمدیت قبول کرنے والے سچائی کو امن کے ساتھ پھیلانے والے ہوئے۔ جبکہ وہ احمدیت کے اس اصول پر کاربند ہوئے۔ کہ قد تبین الرشد من الغی۔ یعنی مذہب کی خوبیوں کی اشاعت سے باطل مذہب کی بدیاں خود ظاہر ہو جائیں گی۔ جیسے حسن کے آنے سے بدصورتی خود دیکھی جاتی ہے۔ بغیر اس کے کہ بدصورتی کے متعلق کوئی لیکچر دیا جائے۔ احمدیت کو قبول کرنے والے بادشاہتوں اور رعایا کے تعلقات کو درست رکھنے والے اور ملکوں میں امن کو قائم رکھنے والے ہوئے۔ کیونکہ ان کو اسی تعلیم پر کاربند کیا گیا۔ کہ جس بادشاہت میں رہو۔ ہمیشہ حکومت کے ساتھ وفاداری اور تعاون کو اپنا اصول بناؤ۔ یہ لوگ اگر کسی محکمہ میں ملازم ہوں یا کسی درسگاہ میں تعلیم پاتے ہوں۔ تو بھی ان کو یہی حکم دیا گیا کہ اپنے حکام اپنے منتظمین اور اپنے افسروں کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرو۔ اور ان کے قوانین و احکام کے پابند رہو۔ سٹرائکیں کرنے کے بد رواج کو قطعی بند کر دیا گیا۔ غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں یہ لوگ امن تعاون آشتی سلامتی اور محبت ہی کے نمونے نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے حسن کو دیکھ کر اس کے عاشق اور احمدی یعنی فرط محبت میں اسکی تعریف کے گیت گانے والے ہوئے۔ دریائے عشق میں غوطہ زن ہوئے۔ اور عاشق اپنے محبوب کے جمال اور نور اور حسن کو دیکھ کر ہمیشہ فروتنی اور عجز کا مجسمہ ہو جایا کرتا ہے۔ اور انکساری اور حلیمی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل محبت کی آگ میں پگھلا جاتا ہے اور ذکر محبوب اس کی غذا ہوتی ہے۔ احمدی اپنے رب کی تعریف کرنے والے کا نام ہے۔ جو کہ اپنے وجود کو محبت الٰہیہ کے کھیت میں بیج کی طرح ڈالتا ہے۔ اور گو کہ وہ ابتدا میں پوشیدہ ہی ہو۔ مگر ہاں وہ ظاہر ہوتا ہے۔ بڑھتا ہے۔ پھلتا ہے پھولتا ہے۔ اور اپنے رب کے فضلوں کے ماتحت ساری دنیا کو محبت الٰہیہ کے پھل کھلاتا اور اس کے تمام بندوں اور اس کی تمام قوموں اور دنیا کی تمام بادشاہتوں کے درمیان امن کو قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

سو سب کے لئے خوشخبری ہے۔ کہ احمدیت خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں سے دنیا میں قائم کی جا رہی ہے۔ تا اس کے قیام سے تمام

قوم پروری

(۱)

کہتے ہیں۔ جہلم میں ایک شیخ لال دین نامی وکیل تھے۔ ان کے ہاں ایک ہندو منشی جس کا نام ہیرالال تھا کام کرتا تھا۔ منشی ہیرالال شیخ صاحب کے ہاں بہت عرصہ ملازم رہا۔ ابتدا میں تو کاروباری تعلق تھا۔ مگر رفتہ رفتہ یہ کاروباری تعلق بڑھکر دوستی کی حد تک پہنچ گیا۔ پرانے زمانہ کے لوگ وفاداری میں مشہور تھے۔ منشی صاحب سے شیخ صاحب ان کے کام کی وجہ سے بہت خوش تھے۔ جب منشی ہیرالال کی عمر زیادہ ہو گئی۔ کمزوری بڑھ گئی۔ اچانک نمونیہ کا حملہ ہوا۔ جسے وہ برداشت نہ کر سکے۔ اور چند دن میں فوت ہو گئے۔

منشی ہیرالال کی موت کا شیخ صاحب کو بہت صدمہ ہوا۔ انہوں نے منشی صاحب کی بیوہ کو بلایا۔ اور کہا "جب تک تیرے خاوند کا دوست زندہ ہے۔ تو کسی قسم کا فکر نہ کر۔ میں ۳۵ روپیہ ماہوار تمہیں دینے کا وعدہ کرتا ہوں"۔

منشی صاحب ایک چار سالہ بچہ شام لال بھی چھوڑ گئے تھے۔ جب وہ بڑا ہوا۔ تو اس کی تعلیم وغیرہ کا فکر ہوا۔ اپنے بچے محمد دین کے ساتھ اس کو بھی سکول میں داخل کر دیا۔ دونوں کے درمیان محبت قائم ہو گئی۔ جب محمد دین اور شام لال نے انٹرنس کا امتحان دیا۔ تو شام لال کامیاب ہو گیا۔ مگر محمد دین فیل۔ محمد دین کا دل تعلیم سے اچاٹ ہو گیا اور اس نے ٹھیکیداری شروع کر دی۔ انہی ایام میں شیخ لال دین صاحب بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور شیخ محمد دین اپنے روپیہ سے اپنے دوست لالہ شام لال کو تعلیم دلواتے رہے۔ خدا خدا کر کے لالہ شام لال صاحب انجنیئر بنے۔

شیخ صاحب نے ٹھیکیداری کے ذریعہ ایک لاکھ کے قریب روپیہ جمع کر لیا۔ یوں بھی صاحب جائداد تھے۔ کچھ عرصہ بعد باوجود کوشش ان کو ٹھیکہ نہ ملا۔ اس وقت ان کے پاس روپیہ کی تو کمی نہیں تھی۔ مگر بے کار بیٹھے ان کا دل گھبراتا تھا۔ ایک دن خیال آیا۔ شام لال کہا کرتا ہے "ٹھیکے جتنے چاہو۔ دلوا دوں"۔ اس کے پاس جانا چاہیئے۔ شائد کوئی کام نکل آئے۔ آخر اس ارادہ سے گھر سے چلے۔ جب لالہ صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ تو سامنے وہ برآمدہ میں ٹہل رہے تھے۔ دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے بولے۔ "فرمایئے شیخ صاحب کبھی درشن ہی نہیں ہوتے۔ اب تو آپ عید کا چاند ہو گئے"۔

شیخ صاحب:۔ "جی کچھ عرصہ سے فارغ بیٹھا تھا۔ آج خیال آیا۔ چلو دوست شام لال کو ہی مل آئیں۔"

دونوں اندر چلے گئے۔ ایک دستر خوان پر کھانا کھاتے ہوئے دنیا کے سامنے بے تعصبی کی مثال پیش کی۔ باتوں باتوں میں شیخ صاحب نے ٹھیکہ کا ذکر کیا۔ لالہ صاحب فرمانے لگے "ہاں ٹھیکہ دلوا سکتا ہوں۔ مگر اس وقت بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ آپ کے پاس روپیہ کافی ہے۔ پھر ان معمولی ٹھیکوں کی کیا ضرورت۔ آرام سے بیٹھیے"۔

شیخ صاحب:۔ "روپیہ کی تو خدا کے فضل سے کوئی کمی نہیں۔ یونہی بیٹھے بیٹھے جی اکتا جاتا ہے۔ اور نہیں تو شغل ہی سہی"۔

لالہ صاحب:۔ "ایک ماہ تک تین لاکھ کا ٹھیکہ نکلنے والا ہے۔ جس میں سے ۷۵۰۰۰ پچھتر ہزار تو یقینی"۔

(۲)

شیخ صاحب اکثر لالہ صاحب کے ہاں ہی رہتے تھے۔ مگر ان کے ٹھیکیداری کے شوق کو لالہ صاحب نے عیش و عشرت میں بدل دیا۔ ارباب نشاط کی محفلیں گرم رہتی تھیں جن میں لالہ صاحب ان کے احباب اور شیخ صاحب شریک ہوتے تھے۔ بچارے شیخ صاحب کا روپیہ اس طرح پانی کی طرح بہا چلا جاتا تھا۔ کبھی کبھی ان کو خیال بھی آتا۔ لیکن ان کو ۷۵۰۰۰ کی جو جھلک نظر آ رہی تھی۔ اس کے سامنے کوئی وقعت نہیں دیتے تھے۔ خدا خدا کر کے وہ دن بھی آیا۔ لالہ شام لال صاحب کہنے لگے "ایک ٹھیکہ نکل آیا ہے۔ تم کسی بات کا خیال نہ کرو۔ میں تمہاری مدد کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ مگر یہ سمجھ لو۔ کہ لالہ شو دیال مجھے اس ٹھیکہ کے لئے دس ہزار دے رہے ہیں۔ دیکھو بھائی دوستی کے ساتھ دوستی اور کاروبار کے ساتھ کاروبار۔ میں تمہارے ساتھ اتنا کر سکتا ہوں۔ کہ ٹھیکہ تمہیں دلوا دوں۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ آئی ہوئی رقم کو چھوڑ دوں"۔

جب یہ بات شیخ صاحب نے سنی تو ان کا رنگ فق ہو گیا۔ ان کے دل میں یہ کبھی وہم بھی نہیں گذرا تھا۔ کہ لالہ شام لال ان سے رشوت طلب کریں گے۔ مگر پھر خیال آیا شکر ہے۔ ٹھیکہ تو مل جائیگا۔ اس سے ساری کسر نکل جائیگی۔ وہ روپیہ کے لئے سرگرداں پھر رہے تھے۔ آخر اپنی کوٹھی رہن رکھکر روپیہ لائے۔ لالہ شام لال صاحب پہلے ہی منتظر تھے۔ دیکھتے ہی کہنے لگے "شکر ہے۔ تم آ گئے۔ ورنہ میں ٹھیکہ شو دیال کو دینے لگا تھا۔ کیونکہ وہ تو پندرہ ہزار دیتا ہے۔ تم نے روپیہ کا کوئی بندوبست کیا"۔

شیخ صاحب نے نوٹ نکال کر سامنے رکھدئے۔ اور کہنے لگے شام لال میں تمہاری وجہ سے ہزاروں روپیہ قربان کر رہا ہوں اس وقت تو یہی لیلو۔ باقی بعد میں دیکھا جاوے گا"۔

لالہ صاحب نے روپیہ اٹھا کے جیب میں ڈالا۔ اور خود اندر چلے گئے۔

شیخ صاحب واپس جا رہے تھے۔ کہ کسی سے سنا ٹھیکہ لالہ شو دیال کو دیدیا گیا ہے۔ ان کو یقین نہ آیا۔ فوراً واپس آئے۔ لالہ شام لال زنانہ میں گئے ہوئے تھے۔ آدمی بھیجنے پر بھی نہ آئے۔ اب شیخ صاحب دل ہی دل میں سوچنے لگے۔ آج کیا وجہ ہے۔ شام لال نہیں آیا۔ کیا شام لال نے مجھ سے دغا کیا ہے اگر یہ غلط ہے۔ تو شام لال کو باہر آنے میں تامل کیوں ہے۔ انہیں خیالات کی اثنا میں پردہ اٹھا۔ لالہ شام لال صاحب خلاف معمول حاکمانہ انداز سے بولے "معاف کیجئے میں مصروف تھا۔ کیا آپ کو کوئی ضروری کام ہے"۔

شیخ صاحب یہ جواب سن کر حیران تو بہت ہوئے۔ مگر کہنے لگے "میں نے ٹھیکہ کے متعلق ایک غلط خبر سنی ہے"۔

لالہ صاحب "غلط نہیں۔ صحیح ہے"۔

شیخ صاحب "تو کیا تم نے ٹھیکہ شو دیال کو دیدیا۔ مجھ سے روپیہ کس لئے لیا تھا۔ دغا باز شرم نہیں آتی"۔

لالہ صاحب "بس جی زبان سنبھالو۔ ورنہ ابھی پولیس کے حوالہ کرتا ہوں"۔

شیخ صاحب "بتاؤ تو سہی بات کیا ہے"۔

لالہ صاحب "محمد دین بگلے تو نہیں ہو گئے۔ کیا دوستی کی وجہ سے میں قوم کو نقصان پہنچاتا"۔

شیخ صاحب۔ کیا قوم کو فائدہ پہنچانے کے یہی معنے ہیں۔ کہ دوسروں کو لوٹا جائے۔ تم نے پھر روپیہ کس لئے لیا تھا۔ اگر ٹھیکہ نہیں دینا تھا۔ تو"

لالہ صاحب۔ اسی لئے کہ تمہارا روپیہ گھٹے۔ اور ہمارا بڑھے۔ میں نے ابھی وہ روپیہ یتیم خانہ میں بھجوا دیا ہے۔ کیا تم اس خیال میں تھے۔ کہ میں یہ ٹھیکہ تمہیں دیکر اپنے قوم کے گلے پر چھری چلواؤں گا۔ تم یہ ٹھیکہ لیتے تو مسلمان ملازم رکھتے۔ مسلمان مزدوروں کو تم سے فائدہ پہونچتا۔ مسلمان کلرک تم رکھتے۔ گویا مسلمانوں کے گھر میں یہ تمام روپیہ پہونچتا۔ اس سے جو تمہیں نفع پہنچتا۔ تمہارے بچے پرورش پاتے۔ تعلیم حاصل کرتے۔ اور بڑے ہو کر ہندو قوم کے مدمقابل بنتے۔ پھر تم ہی بتاؤ۔ میں تمہیں کیونکر دیدیتا۔ شو دیال ہندو ہے۔ ہندو ملازم رکھیگا۔ ہندو کلرک رکھیگا۔ اس کے نفع سے ہندو پرورش پائینگے۔ گویا وہ روپیہ قوم کی امداد میں صرف ہوگا۔

شیخ صاحب یہ سنتے ہی فوراً بے ہوش ہو گئے! اب ان کی یہ حالت ہے۔ کہ دربدر بھیک مانگتے پھر رہے ہیں۔

مجوب عالم مجوب از لاہور

وصیتیں!

۲۶۵۰ میں حمیدالنساء زوجہ ابوالہاشم خاں چوہدری قوم پٹھان عمر ۳۷ سال ساکن ناٹور ضلع راجشاہی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ ۲۹ مئی ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور قیمتی ۲۰۰ روپیہ اور مہر ۳۰۰۰ روپیہ جس کی ادائیگی ابھی میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ اور ۵ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر بمد وصیت (حصہ جائداد) میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم کو حصہ وصیت (حصہ جائداد) سے مجرا دیا جائے گا۔ فقط ۲۹ مئی ۱۹۲۶ء

العبد: موصیہ حمیدالنساء گواہ شد: ابوالہاشم خاں چوہدری

۲۷۵۲ میں نعیمہ بیگم بنت منشی غلام حیدر صاحب زوجہ میر حمید اللہ صاحب قوم ڈار عمر ۱۸ سال ساکن شیخپور تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد مہر ۵۰۰ زیورات ۴۰۰ کل ۹۰۰ ہے۔ العبد نعیمہ بیگم بقلم خود گواہ شد: میر حمید اللہ خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد غلام حیدر سب انسپکٹر استمال اراضی بقلم خود

۲۷۶۳ میں سردار خاں ولد خان محمد قوم دراجہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۱ء ساکن سعداللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد مبلغ ۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت (حصہ آمد) کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۷ء بقلم خود سردار خاں موصی حال وارد قادیان گواہ شد: غوث محمد سعداللہ پور بقلم خود حال وارد قادیان۔ گواہ شد: ضیاء الحق خاں کلرک فیروزپور آرسنل حال وارد قادیان

۲۷۶۵ میں زینب بی بی زوجہ ناظر خاں افغان پیشہ داہی عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ویڑیانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی ۱۷۵ روپیہ یہ زیور مہر میں مجھے ملا ہے۔ فقط والسلام العبد موصیہ زینب بی بی۔ گواہ شد ناظر خاں خاوند موصیہ گواہ شد۔ محمد منشی خاں ویڑیانوالہ۔

اشتہارات

اکسیر البدن آپکو نئی زندگی دیگی

بے شک لوگ اشتہاری دنیا سے بدظن ہیں۔ مگر دوستو پانچوں انگلیاں یکساں نہیں۔ ایمانداری دنیا سے مفقود نہیں ہو چکی +

جس طرح ہمارے شہرۂ آفاق موتی سرمہ رجسٹرڈ نے اپنے اثر مسیحائی کی وجہ سے پبلک کو گرویدہ بنا لیا ہے۔ ٹھیک اُسی طرح ہماری ساختہ اکسیر البدن رجسٹرڈ بھی اپنے جادو اثر کی وجہ سے دن بدن لوگوں کے دلوں پر اپنا قبضہ جما رہی ہے۔ جس نے اس اکسیر کو ایک دفعہ بھی استعمال کیا۔ وہ گویا ہمیشہ کے لئے ہمارا زندہ اشتہار بن گیا۔ چنانچہ:-

جناب مراد بخش صاحب فلائی کور کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ جب سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا ہے۔ پٹھوں میں جو درد کی شکایت تھی۔ رفع ہو گئی ہے سستی میں کمی ہے۔ دماغ میں اُٹھتے وقت جو چکر آتا تھا۔ جاتا رہا ہے۔ دماغی کمزوری دن بدن دور ہو رہی ہے پہلے درد کمر بہت رہتا تھا۔ اب دو روز سے بالکل آرام ہے پیٹ میں جو گڑگڑاہٹ تھی۔ وہ جاتی رہی۔ اب تو بھوک خوب لگتی ہے ۔

اس سے بڑھکر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے۔ اسی کو تو اکسیر کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک ۸؍

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بے اولادوں کو خوشخبری

ضروری اعلان

اگر آپ اولاد کی واقعی آرزو رکھتے ہیں۔ اگر آپ پیاری پیاری اولاد کیلئے ترسا پڑا ہے ہیں اگر آپ کی گود ننھے بچوں سے خالی ہے۔ اگر آپ اپنی آرزو واقعیتاً میں سینکڑوں ہزار بلکہ لاکھوں روپیہ برباد کر چکے ہیں۔ تو آئیے ہمارے احمدیہ یونانی دواخانہ کی طرف ضرور ہی توجہ خاص کیجئے۔ ہم آپ کو امید واثق اور یقین کامل دلاتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری بہترین اور اصل اجزا سے مرکب دوائی "حب حمل" جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رض جیسے عظیم الشان شاہی طبیب اور مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب مرحوم دہلوی جیسے بہترین حکیم کے خاندانی مجرب المجرب ادویات کا نچوڑ ہے۔ انشاء اللہ آپ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ آزما کر ہمارے قول کی تصدیق کریں۔ قیمت ماہ رمضان کے لئے صرف ہے محصولڈاک علاوہ بعد رمضان شریف ہے کر دی جائے گی۔ ایک معجون بھی ساتھ ہوگی:- مہتمم احمدیہ یونانی دواگھر قادیان (پنجاب)

ضروری اعلان

میں عنقریب تجارتی اغراض کے لئے جنوبی اور مشرقی ہندوستان کے دورہ پر روانہ ہونے والا ہوں۔ اگر آپ اپنی اشیاء کی فروخت تقسیم لٹریچر اور دیگر امور کے لئے معمولی کمیشن پر فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو مجھ سے خط و کتابت کریں +

شیخ عبد القیوم کمرشل ٹریولر احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور

بہروں کی شنوائی کا سامان

بہت لوگ بالخصوص وہ جو بہرے ہیں۔ یا جن کے دماغوں میں غوغہ محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوں گے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے لئے دریافت ہوا ہے۔ جسے ٹنی ٹس کہتے ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور لا علاج بیمار شفا پا چکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا مزید معلومات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے۔ تو سیکرٹری سے خط و کتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات بمعہ شہادتوں اور اخراجات کے نوٹسوں کے بھیج پہونچائے گا۔ پھر قیمتی وقت بچانے کے لئے یہ آلہ بمعہ ضروری سامان اور ادویات کے ۹ روپیہ کا منی آرڈر آنے پر ہر پتہ پر بھیجا جا سکتا ہے۔ فرمائش کے وقت اس اخبار کا حوالہ ضرور دیں + پتہ

Larmalene Co: Deal Kent. England.

پیتل کی خوبصورت پالش شدہ پائیدار منٹوں میں سیروں نفیس ولذیذ رومالی سیویاں تیار کرنے والی نو ایجاد

مشین سیویاں (نو ایجاد)

(نقشہ نو ایجاد مشین سیویاں)

(۱) مشین پیتل معہ چھلنی دو عدد سوراخ ۱۷۲ قیمت ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

(۲) مشین لوہا معہ دو عدد چھلنی و چابی۔ قیمت ...

(۳) " " " " " قیمت ...

حوالہ اخبار ضرور دیں۔ پتہ صاف و خوشخط

جدید کارخانہ مشین سیویاں محلہ دار العلوم قادیان

ہندوستان کی خبریں

بمبئی ۱۸ فروری ستیہ پریا نامی ایک مرتد از سر نو مسلمان ہوا - وہ راجپال کے مزخرفات "رنگیلا رسول" کے ہندی ترجمے کو چھپوانے کے الزام میں گرفتار تھا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ میں نے اسے مقامی آریہ سماج کے سیکرٹری کے حسب الحکم گرگاؤں کے ایک مطبع میں چھپوایا۔ مجسٹریٹ نے اسے صرف ایک سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ دو ہفتے قید کی سزا دی۔

پٹنہ ۲۱ فروری - صوبہ بہار کے محکمہ حفظان صحت کے ناظم اعلیٰ اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس سال اس صوبہ میں زبردست ہیضہ نمودار ہوگا یہ وبائی مرض غالباً ماہ مارچ میں پورنیہ یا چمپارن سے شروع ہوگا - اور بہت جلد سارے صوبہ پر مسلط ہو جائے گا +

دہلی - ۲۱ فروری - حکومت ہند نے لائل پور اور جڑانوالہ کے درمیان ایک سو دس میل لمبی ریلوے لائن تعمیر کئے جانے کی منظوری دے دی ہے +

حیدر آباد (سندھ) ۲۱ فروری - گذشتہ شب دریائے سندھ میں شوراتری کے میلہ پر ایک کشتی جس پر ۱۳ مسافر تھے۔ کوٹری کنارہ سے گدو کی جانب جا رہی تھی۔ کشتی کے نیچے ایک سوراخ تھا۔ کشتی پانی سے بھرنے لگی۔ ملاح کشتی کو غرقاب ہوتے دیکھ کر پانی میں کود پڑے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سات مسافر غرقاب ہو گئے ملاح کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۸ فروری - پروفیسر اندرا ایڈیٹر اخبار ارجن کی اپیل کا فیصلہ دیا گیا ہے - آپ کو ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا ملی تھی - جو اب چھ ماہ قید محض میں تبدیل کر دی گئی ہے جرمانہ کی سزا تین سو رہ گئی ہے۔

پنڈت ستیہ کام کی سزا تین ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ کر دی گئی ہے +

پشاور ۲۱ فروری - اطلاع ملی ہے - کہ ۱۲ تاریخ کو ماورائے سرحد کے ایک گروہ نے ضلع کیمل پور کے دو گاؤں پر حملہ کیا - یہ گروہ واپس جاتا ہوا دریائے سندھ کو عبور کر گیا - اور خوش قسمتی سے سرحدی پولیس سے بچ رہا - جو اس کی تاک میں بیٹھی تھی - دیہات کی تعاقب کرنے والی جماعتوں نے اس گروہ کو منداتی کے پاس جا لیا +

آج سشن جج لاہور نے "لائٹ" کے مرافعہ کا فیصلہ سنا دیا - مولوی محمد یعقوب خاں صاحب کی سزائے قید ۱۵ ماہ کی جگہ چھ ماہ اور جرمانہ بجائے ایک ہزار کے پانچ صد روپیہ کر دی چودھری رحمت خاں صاحب پبلشر اور معراج الدین صاحب کو رہا کر دیا گیا ہے

نئی دہلی ۲۲ فروری - ادھر مہاراجہ نابھہ کو الہ آباد کے سٹیشن سے گرفتار کر کے کوڈیا کنال کی طرف لیجایا جا رہا تھا ادھر ڈیرہ دون میں سابق مہاراجہ کے بیٹے کو گدی پر بٹھانے کی کوششیں شروع ہو گئیں - گرفتاری کے اگلے روز ایجنٹ گورنر جنرل مسٹر واٹسن نے ڈیرہ دون پہنچ کر مہارانی سے ملاقات کی - اور اسے بتایا - کہ مہاراجہ کو گرفتار کر دیا گیا ہے - اب نابھہ کی گدی پر ان کے نابالغ بیٹے کو بٹھایا جائے گا - اور جب تک آپ کا بیٹا بالغ نہیں ہوتا - آپ مدار المہام کے طور پر حکمرانی کر سکتی ہیں - مہارانی نے جواب دیا - کہ میں اپنے شوہر سے مشورہ کئے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتی - مسٹر واٹسن نے کہا - کہ آپ کو مہاراجہ کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں مل سکتی - چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر رضامندی یا عدم رضامندی کا جواب مل جانا چاہیئے اگرچہ ابھی تک مہارانی نے کوئی جواب نہیں دیا - لیکن نئے مہاراجہ کو گدی پر بٹھانے کی تقریب عنقریب ادا کر دی جائے گی +

مدراس ۲۳ فروری - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ اعلیٰحضرت سرکار نظام نے گدوال کی جاگیر اس کی حقیقی مالکہ مہارانی آدی لکشمی جی کے حوالے کر دی ہے - مہارانی صاحبہ آنجہانی راجہ ستیارام شیوپال راؤ بہادر کی بیوہ ہیں

جدید دہلی - ۲۲ فروری - آج ہز ایکسلنسی وائسرائے نے ایوان والیان ریاست کا افتتاح کیا - تقریباً ۵۰ والیان ریاست اور متعدد سیاسی افسران ریاست موجود تھے - نمائندگان جرائد کو اجلاس کی کارروائی میں شرکت کی اجازت نہیں ہے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری - آج اسمبلی میں ہز ایکسلنسی لارڈ اروِن نے کونسل آف سٹیٹ کے سنٹرل لائبریری ہال میں لارڈ ریڈنگ کے ایک مجسمہ کی رسم نقاب کشائی ادا کی +

حیدر آباد (سندھ) ۲۱ فروری - کہا جاتا ہے - کہ دادو جیل کے ایک پولیس گارڈ نے اپنے ایک ساتھی پر رائفل کا فائر کیا - وہ فوراً جان بحق ہو گیا - اس نے دوسرے ساتھی کو بھی قتل کرنے کی سعی کی - مگر ناکامیاب رہا - پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے -

کلکتہ ۲۲ فروری مہادیو دھوبی کلکتہ میں ایک مشہور بدمعاش ہے - ہوڑہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ نے بجرم سرقہ اس کو ۲ سال قید سخت کی سزا دی - ملزم فوراً غصہ میں آگیا - اور چلانے لگا کہ تم مجھے سزا دینے والے کون ہو - میں جیل نہیں جاؤنگا - اور اس کے بعد اینٹ کا ایک ٹکڑا مجسٹریٹ کے سر میں مارا

۱۹ فروری سنہ ۱۹۲۸ء کو ایک شخص مجید ہاشم پور ضلع مظفر نگر گائے چرا رہا تھا - کہ شیر نے گایوں پر حملہ کیا - مجید نے لاٹھی شیر کو ماری - اس پر شیر نے حملہ کیا - اور لاٹھی منہ میں اس زور سے چبائی - کہ اس میں دانت کے روزن ہو گئے - اس نے جھٹکا دیکر لاٹھی چھوڑا کر بہت زور سے شیر کے سر پر ماری - جس سے سر پھٹ گیا - اور شیر گر پڑا - پھر اس نے اس قدر لاٹھیاں سر پر ماریں کہ وہ مر گیا +

ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۰ فروری - گرینول سے ایک حیرت انگیز خودکشی کی اطلاع ہے - ایک ۶۴ سالہ دلہن نے اپنے سینے میں چاقو گھونپ لیا - لیکن جب پھل دل تک نہ پہونچا - تو اس نے ایک ہاتھ کو دستہ سے پکڑا - اور دوسرے سے اس پر ہتھوڑے سے ضربات لگائے - لاش کو دیکھنے سے معلوم ہوا - کہ دل کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں

بصرہ ۲۱ فروری - ایک وہابی لشکر نے جو دو ہزار مجاہدین پر مشتمل تھا - بصرہ سے ساٹھ میل جنوب مغرب کی طرف عراقی قبائل پر حملہ کر دیا - اور بڑی شدید جنگ وقوع پذیر ہوئی - خیال کیا جاتا ہے کہ ۷۰ وہابی مقتول اور دو سو زخمی ہوئے - عراقیوں کے مقتولین و مجروحین کی تعداد تین سو ہے - عراقیوں کے تمام مویشی چھین لئے گئے - شام کے وقت برطانی عسکر پرواز کے ہوائی جہازوں نے وہابی قبائل پر گولہ باری کی - اور انہیں بہت نقصان پہونچایا - ایک ہوائی جہاز کو گولی لگی - وہ ٹوٹ گیا - اور افسر ہلاک ہوا -

یروشلیم ۲۱ فروری - حضرت یوسف ؑ کے روضہ مبارک سے ایک قدیمی طلائی شمعدان اور ایک انگوٹھی گم ہو گئی ہے - کہا جاتا ہے - کہ یہ دونوں اشیاء حضرت ابراہیم ؑ کی یادگار تھیں - ان اشیاء کے ساتھ کئی ایک اہم کاغذات بھی گم ہو گئے ہیں عربی جرائد لکھتے ہیں - کہ بعض امریکن سیاحوں نے اس شمعدان کے لئے چھ ہزار پونڈ کی رقم پیش کی تھی - جو مسترد کر دی گئی تھی -

لنڈن ۲۰ فروری - سٹیل فیلڈ کے دو پادری فرانسس بیکن اور ایبی بوسٹن کو مسکرات کی ناجائز فروخت اور عورتوں کو مسکرات کے استعمال کی ترغیب دینے کے الزامات میں چھ چھ ماہ قید کی سزا دی گئی - یہ لوگ پادریوں کے جبہ میں ناجائز تجارت کیا کرتے تھے +

شنگھائی - ۲۱ فروری - ایک جاپانی جہاز اور چینی جہاز میں ٹکر ہو گئی - یہ دونو جہاز دریائے ینگسی میں مخالف سمتوں میں جا رہے تھے - چینی جہاز کے کچھ مسافروں نے کود کر اپنی جان بچانے کی کوشش کی - لیکن ان کی یہ کوشش مفید ثابت نہ ہوئی جہاز ڈوب گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ تقریباً پانچسو آدمی ڈوب گئے ہیں +

نئی دہلی - ۲۰ فروری - مسٹر چمن لال کل سر باسل بلیکٹ کی خدمت میں حاضر ہوا - اور اس نے معافی مانگ لی - سر باسل بلیکٹ نے اسے معاف کر دیا - لیکن عدالت میں جو مقدمہ دائر ہے - وہ بدستور چلے گا +

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)